# باادب بانصیب

10/5/2017

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اعتکاف کی نیت کرلیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اعتکاف کا ثواب ملتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سحری، افطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شرعاً اجازت نہیں، البتہ اگر اعتکاف کی نیت ہوگی تو یہ سب چیزیں ضمناً جائز ہو جائیں گی۔ اعتکاف کی نیت بھی صرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اس کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رِضا ہو۔ "شامی" میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعتکاف کی نیّت کرلے، کچھ دیر ذِکرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

## دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبّت کی وجہ سے 3، 3 مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[1]

اپنے خطاواروں کو اپنے ہی دامن میں لو کون کرے یہ بھلا، تم پہ کروڑوں دُرُود

1 ...مُعْجَم کبیر، ۳۶۲/۱۸، حدیث: ۹۲۸

www.dawateislami.net

(حدائقِ بخشش، ص:۲۷۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** حُصولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ''نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ'' مُسلمان کی نیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

**دو مَدَنی پھول:** (۱) بِغیر اَچّھی نیَّت کے کسی بھی عملِ خَیر کا ثواب نہیں مِلتا۔

(۲) جتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

## بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا۔ ❀ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ❀ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا۔ ❀ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ❀ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ❀ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نام کا ادب

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمارا پیارا مذہب، دِینِ اسلام ہمیں اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ ہم مقدّس ہستیوں، متبرّک مقامات اور بابرکت چیزوں کا احترام کریں اور بے اَدَبی سے اور بے اَدَبوں کی صحبت سے اپنے آپ کو دُور رکھیں۔ ایک زمانہ تھا کہ ہر مسلمان ایک دوسرے کی عزّت و حُرمت کا پاسدار، حُسنِ

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

www.dawateislami.net

اَخلاق کا آئینہ دار، باادب وحیاء دار اور سنّتِ سرکار کی چلتی پھرتی یادگار ہوا کرتا۔ اولاد اپنے والدین سے اور شاگرد و مرید اپنے استاد و پیر سے آنکھ مِلانا تو دُور کی بات اُن کے سامنے آنے سے بھی جھجکتے، اُن سے گفتگو کے دوران آنکھیں جُھکاتے، آواز دباتے اور اُن کا حکم بجالاتے تھے۔ سامنے تو سامنے غیر موجودگی میں بھی اُن کا ادب ملحوظ رکھتے۔ بڑوں کو نام سے نہیں بلکہ القاب اور اچھے الفاظ سے پکارتے غرض ہر کسی کے مرتبے کالحاظ (Respect) اور چھوٹے بڑے کی تمیز برقرار رکھتے تھے اور صرف یہی نہیں بلکہ انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اولیائے کرام رَحۡمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن اسی طرح مساجد، مزارات، قرآنِ کریم، کتابوں، تحریروں اور اللہ والوں سے منسوب چیزوں وغیرہ کا بھی خوب خوب ادب کیا جاتا تھا۔ **مگر افسوس!** آج کل ہماری اکثریت ان اخلاقیات و آداب سے محروم ہو چکی ہے، یہی وجہ ہے کہ بد اخلاقی اور بے ادبی کے مظاہرے بہت عام ہوتے جارہے ہیں، نہ صرف والدین، استاد اور پیر بلکہ ان سے بڑھ کر مقدّس ہستیوں کے ادَب و احترام میں کمی آتی جارہی ہے۔ شاید اِنہی بے ادبیوں اور بدلحاظیوں کی وجہ سے ہم دن بہ دن گھریلو خوشحالی (Happiness)، ترقّی اور اُخروی فوائد و برکات سے محروم ہوتے جارہے ہیں۔ منقول ہے کہ مَا وَصَلَ مَنۡ وَصَلَ اِلَّا بِالۡحُرۡمَۃِ وَ مَا سَقَطَ مَنۡ سَقَطَ اِلَّا بِتَرۡکِ الۡحُرۡمَۃِ وَ التَّعۡظِیۡمِ **جس نے جو کچھ پایا ادب و احترام کے سبب سے پایا اور جس نے جو کھویا وہ ادب و احترام نہ کرنے کی وجہ سے ہی کھویا۔**[1] شاید اسی وجہ سے یہ بات مشہور ہے کہ **"باادب بانصیب بے ادب بے نصیب"** آیئے آج **ادب کی ضرورت واہمیت** اور اس کی برکتوں کے بارے میں سُنتے ہیں۔ چنانچہ

## نام پاک کا ادب کرنے سے بلند مقام حاصل ہوا

**سلسلہ عالیہ** نَقۡشۡبَنۡدِیَّہ کے عظیم پیشوا حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّد اَلفِ ثانی رَحۡمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ نے ایک دن عام بیتُ الخلا (Toilet) میں بڑا سا مٹی کا پیالہ مُلاحظہ فرمایا، غور سے دیکھا تو بیتاب ہوگئے، کیونکہ اُس پیالے پر

1 ... تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص ۴۲

www.dawateislami.net

لفظ، اللہ کَنْدَہ تھا! لپک کر پِیالہ اُٹھالیا اور خادِم سے پانی کا لوٹا منگوا کر اپنے دستِ مبارک سے خوب مَل مَل کر اچّھی طرح دھو کر اُس کو پاک کیا، پھر ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر اَدَب کے ساتھ اُونچی جگہ رکھ دیا، ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ کو اِلہام فرمایا گیا(یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ بات آپ کے دل میں ڈالی گئی): جس طرح تم نے میرے نام کی تعظیم کی میں بھی دنیا و آخرت میں تمہارا نام اُونچا کرتا ہوں۔ آپ فرمایا کرتے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نامِ پاک کا اَدَب کرنے سے مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو سو (100) سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا۔ (1)

اَدب اُستادِ دِینی کا مجھے آقا عطا کر دو دِل و جاں سے کروں اُن کی اِطاعت یا رسول اللہ

(وسائلِ بخشش مُرمّم، ص:331)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ حضرتِ سیِّدُنا مُجدِّدِ اَلْفِ ثانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نامِ خُداوندی عَزَّوَجَلَّ کا ادب کرنے کی برکت سے کیسا عظیم مقام حاصل ہوا کہ آپ خود فرمایا کرتے کہ **"مجھے وہ مقام حاصل ہوا جو 100 سال کی عبادت و رِیاضت سے بھی حاصل نہ ہو سکتا تھا"** ہمیں بھی چاہیے بالعموم ہر قسم کی تحریر کا ادب کریں اور بالخصوص اگر کہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مبارک نام یا کسی بھی مقدس ہستی یا چیز کا نام زمین پر یا کسی نامُناسب جگہ پر پڑا ہوا دیکھیں تو اسے اُٹھا کر صاف کریں اور نہایت ادب کے ساتھ کسی اُونچی جگہ پر رکھ دیا کریں بلکہ ہو سکے تو اپنے گھر، آفس، مسجد، مدرسے اور گلی محلے میں کوئی ایسی جگہ مُقرّر کریں جہاں مُقدّس اَوراق اور تحریرات بوسیدہ (Worn-out) ہونے کی صورت میں جمع کی جاسکیں اور وقتاً فوقتاً اُن کو دفن کرنے یا سمندر میں ٹھنڈا کرنے کا مناسب بندوبست بھی کر دیا جائے۔

اَمِیْرُالمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ دو جہاں کے سلطان، سَرْوَرِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ فضیلت نشان ہے: جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ اُٹھائے جس میں

1 ... حضرات القدس، مکاشفہ، ۳۵، جزء ۲، ص، ۱۱۳

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناموں میں سے کوئی نام ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس (اٹھانے والے) کا نام (روحوں کے سب سے اعلیٰ مقام) عِلِّیِّین میں بلند فرمائے گا۔[1] لہٰذا ہر مُقدَّس تحریر، کاغذ اور اخبارات کا ادب کیجئے اور ان کی بے ادبی سے بچنے کی کوشش کیجئے۔ **اَفسوس! صد کروڑ اَفسوس!** آج کل اَخبارات اور دِیگر لکھائی والے کاغذات کے ساتھ ساتھ مُقدَّس کلِمات والے کاغذات بھی جا بجا سڑکوں (Roads) پر بِکھرے دِکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ اَلمناک داستان اِسی پر ختم نہیں ہوتی بلکہ یہ اَخبارات اور مقدس تحریرات بے اَدبیوں کے مختلف مَراحِل مثلاً گھر کے کچرا دان (Dustbin)، گلی محلے میں لوگوں کے قَدموں تلے آنے کے بعد طرح طرح کی آلودگیوں، گندی نالیوں یا کچرا کُونڈی کی نَذر ہو جاتے ہیں حالانکہ مقدس تحریر کے ساتھ ساتھ تمام حروف کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔

صَدرُ الشَّرِیعہ، بَدرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بچھونے یا مُصَلّے پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو اِستِعمال کرنا ناجائز ہے، یہ عِبارت اس کی بناوَٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا رَوشنائی سے لکھی ہو اگرچہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی جُدا جُدا حُرُوف) لکھے ہوں کیونکہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی الف، باء، تاء، ثاء وغیرہ اکیلے حروف) کا بھی اِحترام ہے۔ اکثر دَسترخوان (Dining mats) پر عِبارت لکھی ہوتی ہے ایسے دَسترخوانوں کو اِستِعمال میں لانا (اور) ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض لوگوں کے تکیوں (Pillows) پر اَشعار لکھے ہوتے ہیں، اِن کا بھی اِستِعمال نہ کیا جائے۔[2]

## تحریر کے ادب کے متعلق امیر اہلسنت کی کُڑھن

شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ تحریر کے ادب کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ایسے پائیدان

---

1...مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب اللقطہ، ۴/۳۰۰، حدیث: ۶۸۴۶

2...بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/۴۲۰

www.dawateislami.net

(Door mats) بھی دروازے کے باہر نہ رکھے جائیں جن پر حُرُوفِ تَہَجّی میں کچھ لکھا ہو۔اسی طرح چَپّل پر اگر کمپنی وغیرہ کانام لکھاہو تواِستعمال سے قَبْل اسے مِٹادیاجائے۔یوں ہی مُصَلّے، پلاسٹک کی چٹائی،لحاف و تولیہ وغیرہ پر بھی عَرَبی حُرُوفِ تَہَجّی میں کمپنی کے نام کی چِٹ لگی ہو تو ایسی چِٹ بھی جُدا کرکے ٹھنڈی کردی جائے۔چادریں، قالین،ڈیکوریشن کی دَرِیاں، تکیہ یاگدیلا اَلْغَرَض جس چیز پر بھی بیٹھنے یاپاؤں رکھنے کی ضَرورت پڑتی ہو اُس پر کچھ نہ لکھا جائے،نہ ہی چَھپی ہوئی چِٹ سِلائی کی جائے۔[1] لہٰذا اگر آپ بھی کہیں کچھ لکھاہوا پائیں،اس کا اَدَب بَجالاتے ہوئے اُس چیز پر بیٹھیں،نہ پاؤں رکھیں اور بے اَدَبی کا اَندیشہ ہو توان چیزوں کے اِستعمال ہی سے گُریز فرمائیں،یاپھر کسی ترکیب سے اس لکھے ہوئے ٹکڑے کو جدا کرکے قابلِ تعظیم جگہ رکھ دیجئے۔اگرچہ یہ سب کچھ سُننا بہت آسان اور اس پر عمل کرنا بہت مشکل کام ہے لیکن اگر ہم تحریرات اور مُقدّس اَوْراق کے ادَب کے بارے میں اپنے اسلافِ کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے حالات سُنیں تو ہمیں عمل کرنے کا جذبہ ملے گااور اس ادب کی ڈھیروں برکتیں بھی نصیب ہوں گی ۔آیئے!اس ضمن میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

## نامِ خدا کا ادب کرنے سے گنہگار ولی بن گیا

حضرتِ سَیِّدُنابِشْرحافی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ توبہ سے قبل بہُت بڑے شرابی تھے، آپ ایک مرتبہ شراب کے نشے میں دُھت کہیں جارہے تھے کہ راستے میں ایک کاغذ پر نظر پڑی جس پر"**بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم**"لکھاہواتھاآپ نے تعظیماً اُٹھالیا اور عطر خرید کر معطر کیا پھر اُسے ایک بلند جگہ پر ادب کے ساتھ رکھ دیا،اُسی رات ایک بُزرگ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خواب میں سُنا کہ کوئی کہہ رہاہے جاؤ!بشر سے کہہ دو کہ تم نے میرے نام کو معطر (Fragrant) کیا،اُس کی تَعظِیم کی اوراسے بُلند جگہ رکھا ہم بھی تمہیں پاک کریں گے،اُن بُزرگ نے دِل میں سوچا کہ بشر تو شرابی ہے شاید مجھے خواب میں غلط فہمی ہوئی ہے، تواُنہوں نے وضو

1 . . . مدنی مذاکرہ، قسط ۲، مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب، ص، ۴

www.dawateislami.net

کیا نفل پڑھے اور پھر سو گئے، دُوسری اور تیسری بار بھی یہی خواب دیکھا اور یہ بھی سُنا، کہ ہمارا یہ پیغام بِشر ہی کی طرف ہے جاؤ! انہیں ہمارا پیغام پہنچادو! چنانچِہ وہ بزرگ، حضرتِ بشر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تلاش میں نکلے ان کو پتا چلا کہ وہ شراب کی محفل میں ہیں تو وہاں پہنچے اور بشر کو آواز دی، لوگوں نے بتایا کہ وہ تو نشے میں بدمست ہیں، اُنہوں نے کہا اُنہیں جاکر کسی طرح بتادو کہ ایک آدمی آپ کے نام کوئی پیغام لایا ہے اور وہ باہر کھڑا ہے کسی نے جاکر اندر خبر دی تو حضرت سیدنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ کِس کا پیغام (Message) لایا ہے؟ دریافت کرنے پر وہ بزرگ فرمانے لگے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام لایا ہوں، جب آپ کو یہ بات بتائی گئی تو جُھوم اُٹھے فوراً ننگے پاؤں باہر تشریف لے آئے پیغامِ حق سن کر سچے دِل سے توبہ کی اور اُس بُلند مَقام پر پہنچے کہ مُشاہدہ حق کے غلبے کی شِدت سے ننگے پاؤں (Barefoot) رہنے لگے اِسی لیے آپ حافی (یعنی ننگے پاؤں والا) کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ (1)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام لکھے ہوئے کاغذ کا اَدب واحترام کرنے کا رب عَزَّوَجَلَّ نے کیسا انعام واکرام عطا فرمایا کہ سخت گنہگار اور شرابی شخص کو اپنا ولی بنالیا، اور آپ کو دنیا میں وہ بلند مقام عطا فرمایا کہ جب تک آپ زندہ رہے جانور بھی آپ کے ادب کی وجہ سے راستے میں گوبر نہیں کرتے تھے، جیسا کہ منقول ہے کہ **حضرتِ** سیدنا بِشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ ننگے پاؤں چلتے تھے اور جب تک بغداد شریف میں آپ حیات رہے کسی چوپائے (جانور) نے راستے میں گوبر نہ کیا اور وہ صِرف اِس حُرمت واَدب کے پیشِ نظر کہ حضرتِ سیِّدُنا بِشرِ حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہاں ننگے پاؤں چلتے پھرتے ہیں، ایک دن ایک چوپائے نے راستے میں گوبر کر دیا تو اُس کا مالِک یہ بات دیکھ کر گھبرا گیا کہ ہو نہ ہو آج حضرتِ سیِّدُنا بشر حافی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتِقال ہو گیا ہے ورنہ یہ جانور کبھی راستے میں گوبر نہ کرتا، چُنانچِہ تھوڑی دیر کے

---

1 ... تنکرۃالاولیاء، جزء ۱، ص ۱۰۶، بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

بعد اُس نے سُن لیا کہ حضرت کا وِصال ہو گیا ہے۔[1]

**صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!            صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کا ادب واحترام

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بعد تمام مخلوق میں انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام افضل واعلیٰ ہیں، ان کی تعظیم وتوقیر اور ادب واحترام ضروری ہے اور ان کی شان میں ادنیٰ سی توہین یعنی گستاخی وبے ادبی کفر ہے۔ جیسا کہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ فرماتے ہیں: کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کُفر ہے۔[2] انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی شان میں بے ادبی ذِلّت ورُسوائی اور تمام نیک اعمال کی بربادی کا سبب ہے جیسا کہ شیطان نے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے نبی حضرت سَیِّدُنا آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بے ادبی کا ارتکاب کیا تو ملعون ہو کر بارگاہِ الٰہی سے نکالا گیا حالانکہ اس سے پہلے وہ سرکش ونافرمان نہ تھا بلکہ ہزاروں سال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں مشغول تھا، وہ جِنّ ہونے کے باوجود اپنی عبادت ورِیاضت اور عِلمیّت کے سبب مُعَلِّمُ المَلَکُوت یعنی فرشتوں کا اُستاد تھا اور اس قدر مقرّب تھا کہ بارگاہِ خداوندی میں ملائکہ کے ساتھ حاضر ہوتا۔ مگر حکمِ الٰہی کی نافرمانی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی کی بے ادبی سے اُس کی برسوں کی عبادتیں ضائع ہو گئیں اور ذِلّت ورُسوائی اُس کا مقدّر بنی، ہمیشہ ہمیشہ کیلئے لعنت کا طوق اُس کے گلے پڑ گیا اور وہ جہنَّم کے دائمی (یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے) عذاب کا مستحق ٹھہرا۔ لہٰذا ہمیں بھی شیطان کے اس عبرتناک انجام سے ڈرتے ہوئے انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی شان میں گُستاخی کرنے اور گُستاخوں کی صحبت اختیار کرنے سے دُور رہنا چاہئے اور انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ذات کو واجبُ الاحترام سمجھنا چاہیے نیز یہ بھی پتہ چلا کہ انبیاء کی شان میں گُستاخی وبے ادبی شیطان

---

1 . . . فضائل دعا، ص۲۵۶، ملخصًا

2 . . . بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/ ۴۷

www.dawateislami.net

کا طریقہ ہے، ہر ایک کو اس سے بچنا چاہئے۔

انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام لیتے وقت اچھے اچھے القابات لگانا تعظیم کی علامت ہے۔

انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منسوب اشیاء کو تبرک سمجھنا تعظیم کی علامت ہے۔

انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ناموں پر اپنے بچوں کا نام رکھنا بھی محبت اور تعظیم کی علامت ہے۔

انبیاء کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذکرِ خیر سے اپنی مجلسوں کو بابرکت بنانا بھی تعظیم کی علامت ہے۔

جبکہ ان کی شان میں نازیبا کلمات استعمال کرنا، کسی بھی طرح ان کی ذات، نام یا ان سے منسوب تبرکات کی تحقیر کرنا ان کے معجزات میں شک کرنا بڑی بے ادبی اور دنیا و آخرت میں ذِلّت و رُسوائی کا باعث ہے۔

قرآنِ کریم میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی مَقامات پر انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ادب بجالانے کا حکم اِرشاد فرمایا اور اس حکم کی تعمیل کرنے والوں کو گناہوں کی معافی اور جنت میں داخلے کی بشارت سنائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 6 سُوْرَۃُ مائِدَہ کی آیت نمبر 12 میں اِرشاد ہوتا ہے:

| | |
|---|---|
| وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ (پ۶، المائدہ: ۱۲) | تَرجَمۂ کنز الایمان: اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو قرضِ حسن دو تو بے شک میں تمہارے گُناہ اُتاردوں گا اور ضَرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رَواں |

انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی محبت و عقیدت اور اُن کا ادب و احترام جہاں ایمان والوں کے ایمان کی علامت ہے اور اُن کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ ہے وہیں کئی بے ایمانوں کو ایمان کی دولت ملنے کا بھی ذریعہ ہے۔ چنانچہ

## ادب کی برکت سے ایمان نصیب ہوا

www.dawateislami.net

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرعون کو دعوتِ ایمان دینے کیلئے تشریف لے گئے تو فرعون نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے معجزات کو دیکھ کر آپ عَلَیْہِ السَّلَام پر ایمان لانے کے بجائے آپ کے مقابلے کیلئے اپنی سلطنت (State) کے جادوگروں کو جمع کیا۔ جب مقابلے کا وقت ہوا تو ان جادوگروں (Magicians) نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا، اے موسیٰ! یا تو آپ اپنا عصا ڈالیں یا ہم اپنی جادو کی لاٹھیوں اور رسیوں کو پھینکیں، ان کا یہ کہنا حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے ادب کے لیے تھا کہ وہ بغیر آپ کی اجازت کے اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے۔ حضرت سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تم پہلے ڈالو۔ جب انہوں نے اپنا سامان ڈالا، جس میں بڑے بڑے رسّے اور لکڑیاں تھیں تو وہ اژدھے نظر آنے لگے اور میدان ان سے بھرا ہوا معلوم ہونے لگا، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا عصا (Staff) ڈالا تو وہ ایک عظیمُ الشّان اژدہا بن گیا اور جادوگروں کی سحر کاریوں کو ایک ایک کرکے نگل گیا پھر جب موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے دستِ مبارک میں لیا تو وہ پہلے کی طرح عصا ہوگیا۔ چنانچہ یہ معجزہ دیکھ کر ان جادوگروں پر ایسا اثر ہوا کہ وہ بے اختیار "اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یعنی ہم تمام جہانوں کے ربّ پر ایمان لائے" کہتے ہوئے سجدے میں گر گئے۔ جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے، اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔(1)

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دیکھا آپ نے کہ حضرت سیّدنا مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا ادب کرنے کی برکت سے بے ایمان جادوگروں کو ایمان کی دولت نصیب ہوگئی۔ ذرا غور کیجئے! جو شخص نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب و احترام کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کس قدر فضل و کرم ہوگا۔ آیئے! اس

---

1 ...صراط الجنان، ۳/۴۰۳تا۴۰۴، ملخصاً

www.dawateislami.net

ضمن میں حضورصَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے نامِ پاک کے ادب و احترام اور اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و انعام کے بارے میں ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں:

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 510 صفحات پر مشتمل کتاب "**اللہ والوں کی باتیں**" جلد 4 کے صفحہ 61 پر ہے: حضرت سَیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں (مُسْطح نامی) ایک آدمی تھا جو 200 سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا رہا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اُسے ٹانگوں سے گھسیٹ کر گندگی کے ڈھیر پہ پھینک دِیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی (Revelation) فرمائی کہ جا کر اُس کی نمازِ جنازہ اَدا کریں، آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! بنی اسرائیل کہتے ہیں کہ وہ 200 سال تک تیری نافرمانی کرتا رہا ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: وہ ایسا ہی تھا مگر وہ جب بھی تورات کھولتا اور نامِ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم) کو دیکھتا تو اُسے چُوم کر آنکھوں سے لگاتا اور اُن پر دُرود پڑھتا تھا، پس میں نے اُس کا یہ عمل قبول کر کے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے ہیں اور **70 جنّتی حُوروں سے اُس کا نکاح** کر دِیا ہے۔[1]

لب پر آجاتا ہے جب نامِ جناب منھ میں گھل جاتا ہے شہدِ نایاب
وجد میں ہو کے ہم اے جاں بیتاب اپنے لب چُوم لیا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص ۱۱۴)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے بنی اسرائیل کے ایک گنہگار شخص کی صرف اس لئے بخشش و مغفرت ہو گئی کہ جب بھی وہ توریت شریف میں نامِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھتا تو آنکھوں سے لگاتا، چُومتا اور درودِ پاک پڑھا کرتا تھا۔ تو پھر اُمّتِ مُحمّدِیّہ میں سے اگر کوئی اپنے پیارے آقا

---

1 ۔۔۔ حلیۃُ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/ ۴۵، حدیث: ۴۶۹۵

www.dawateislami.net

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نہ صرف نام بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذات اور آپ سے نِسْبَت رکھنے والی ہر شے کی تَعظیم کو لازِم وضروری جانے تو پھر اس پر رَحمتِ خُداوَندی کی کیسی چھما چھم بارشیں ہوں گی۔

اور پھر یہ تو وہ عظیم بارگاہ ہے جس کے ادب واحترام کا حکم خود اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دیا ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۵۷﴾ (پ ۹، الاعراف: ۱۵۷)

تَرجَمۂ کنز الایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نُور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اُترا وہی بامُراد ہوئے۔

اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مسلمانوں کو سَیِّدُ الْاَنبیا، محمدِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ کے آداب سکھاتے ہوئے اُنہیں اِس بلند بارگاہ میں عامیانہ انداز (Common conduct) اختیار کرنے کی مُمانعت فرمائی ہے۔ چُنانچہ پارہ 18، سُوْرَۃُ النُّوْر کی آیت نمبر 63 میں اِرْشاد ہوتا ہے:

لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ (پارہ: ۱۸، النور: ۶۳)

تَرجَمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے

صَدْرُالاَفاضِل، حضرتِ علامہ مولانا سَیِّد مُفتی محمد نعیم الدِّین مُرادآبادی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: (اس آیت کے) ایک معنٰی مُفَسِّرین نے یہ بھی بیان فرمائے ہیں کہ (جب کوئی) رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پُکارے تو اَدَب وتکریم اور تَوقِیر وتعظیم کے ساتھ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے مُعَظَّم اَلقاب سے نرم آواز کے ساتھ مُتَواضِعانہ و مُنْکَسِرانہ (یعنی عاجزی والے) لہجے میں ''یَانَبِیَّ اللہ! یَارَسُوْلَ اللہ! یَاحَبِیْبَ اللہ!'' کہہ کر پُکارے۔[1] اِمامُ المُفسرین، حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ اِرْشاد فرماتے ہیں: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان پہلے حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو یا مُحَمَّدُ، یا اَبَاالْقَاسِم کہہ کر پکارا کرتے تھے مگر جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت ظاہر کرنے کیلئے عام انداز میں

---

1 ... تفسیر خزائن العرفان، پارہ:۱۸، سورۃ النور: تحت الآیۃ: ۶۳ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

اُنہیں پُکارنے سے منع فرمادیا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان **یَا نَبِیَّ اللہ، یَا رَسُوْلَ اللہ** کہا کرتے۔[1]

یَارَسُوْلَ اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** غور کیجئے! حُضُورِ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ادب کس قدر اَہم ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یہ بات بھی ناپسند ہے کہ کوئی میرے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نام لے مُخاطب کرے۔ فتاویٰ رضویہ میں ہے: عُلَماء تصریح (وضاحت) فرماتے ہیں کہ حُضُورِ اَقْدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نام لے کر نِدا کرنی حَرام ہے۔[2] **یادرہے!** حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ادب صِرف آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری تک ہی مَحْدُود نہیں تھا بلکہ رہتی دُنیا تک ہر آنے والے مُسلمان پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان و عظمت کو تسلیم کرنا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ کو واجِبُ الْاِحْترام جاننا بے حد ضروری ہے۔ جیسا کہ حضرتِ علامہ اِسمٰعیل حقّی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حُضُور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حَیات اور بعدِ پردہ پوشی (یعنی ظاہری وفات کے بعد) غَرَض ہر حالت میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم و توقیر اُمَّت پہ لازِم اور ضروری ہے کیونکہ دِلوں میں جتنی حُضُورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم بڑھے گی اِتنا ہی نُورِ ایمان میں اِضافہ ہوتا رہے گا۔[3]

خاک ہو کر عشق میں آرام سے سونا مِلا
جان کی اِکسیر ہے اُلفت رسولُ اللہ کی

(حدائقِ بخشش، ص: ۱۵۳)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

---

1 ... دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الاول، الجزء الاول ص ۱۹

2 ... فتاویٰ رضویہ ۳۰/۱۵۷

3 ... تفسیر روح البیان، ج ۷، ص ۲۱۶

www.dawateislami.net

# علمائے کرام کا ادب واحترام

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علاوہ عُلمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے ادب واحترام کا بھی خوب لحاظ رکھنا چاہئے۔ یاد رکھئے! عُلماء وارثِ انبیاء ہیں کیونکہ یہ حضرات انبیاء عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی مِیراث یعنی علمِ دین کو حاصل کرتے اور اس کے ذریعے لوگوں کی رَہنُمائی کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک زمین پر عُلَماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے کائنات کی تاریکیوں میں رَہنُمائی حاصل کی جاتی ہے۔[1] لیکن بد قسمتی سے آج کل شاید کسی سوچے سمجھے منصوبے (Pre-planning) کے تحت اُمّتِ محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے دُور کیا جا رہا ہے، ان کے مقام ومرتبے کو مُسلمانوں کے دل ودماغ سے نکالا جارہا ہے، ان کی شان میں لَب کُشائی کی جا رہی ہے، ان پر اعتراض اور طعن وتنقید کرنے پر اُبھارا جارہا ہے بلکہ اب تو مَعَاذَ الله عَزَّوَجَلَّ عُلَماء کی توہین وتحقیر تک نوبت آپہنچی ہے جو کہ ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتی ہے۔ یوں بھی جو علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا گستاخ ہوگا وہ ان کی صحبت وفیض سے محروم ہو جائے گا اور جب یہ دونوں چیزیں نصیب نہ ہوں گی تو دُرست شرعی رَہنُمائی حاصل ہونا بھی دُشوار، لہٰذا بے عملیاں کرتے کرتے ایسوں کا کُفر تک جا پڑنا بھی عین ممکن ہے۔

## لمحۂ فکریہ!

ذرا سوچئے! سنجیدگی سے غور کیجئے!! کہ جو مقدس ہستیاں ہمیں قرآن وحدیث کے معنٰی ومفہوم سمجھائیں... نماز، روزے، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات کے طریقے سکھائیں...، ان عبادات میں غلطی ہو جانے پر اس کا حل ارشاد فرمائیں...، ماں باپ کا ادب وتعظیم نیز رشتے داروں اور عام مسلمانوں کے حقوق بتائیں...، ہمارے ہاں فوتگی ہو جائے تو تجہیز وتکفین (Burial) کے مسائل سے ہمیں آگاہ کریں

---

1... مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/۳۱۴، حدیث: ۱۲۶۰۰

www.dawateislami.net

اور مَیّت کے مَترُوکہ مالِ وراثت کو شَرِیعت کے مطابق وُرَثاء میں تقسیم کرنے پر رَہنُمائی فرمائیں . . . میاں بیوی میں اختلاف کی صورت میں ان کے درمیان فیصلہ کروائیں . . .، ہماری تجارتی وکاروباری اُلجھنیں سُلجھائیں اور اس کے علاوہ دِین و دُنیا کے بے شمار مراحل میں ہمارے ساتھ خیر خواہی کر کے ہمیں ذِلّتِ دُنیا اور عذابِ آخرت سے بچنے کے طریقے بتائیں، ہمارے جنازے پڑھائیں، کیا ہم اپنے ان محسنوں کا شکریہ ادا کرنے اور ان کا ادب کرنے کے بجائے انہیں طعن و تنقید کا نشانہ بنا کر اپنی آخرت داؤ پر لگائیں گے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہمیں اپنے اُن محسنوں کا شکر گزار، شرعی مسائل میں اُن کا اطاعت گُزار ہونے کے علاوہ اُن کا ادب و احترام کرنا چاہیے۔

ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن عُلماء کا بے حد احترام کیا کرتے تھے جیسا کہ حضرت سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرت سیِّدُنا عَمْرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب کوئی عالمِ دین تشریف لاتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دوزانو بیٹھ جاتے۔[1]

حضرت سَیِّدُنا علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یاد رکھو! علماء، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے وارث (Sucessor) ہیں اور ان کے عُلوم انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے علوم سے حاصل شدہ ہیں تو جس طرح باعمل علمائے کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ تَعَالٰی، انبیا اور مُرسَلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اعمال اور علوم کے وارث ہیں اسی طرح علما کا مذاق اڑانے والے، مذاق اڑانے میں ابو جہل، عقبہ بن ابی معیط اور ان جیسے دیگر کافروں کے وارث ہیں۔[2]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! شیخِ طریقت، امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ علمائے کرام کے ادب کے بارے میں اپنے مریدین و محبین کی بہت زیادہ مدنی تربیت فرماتے ہیں، آپ علماء کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے اور اُن کے احترام کا ذہن دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: اسلام میں عُلَمائے حق کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور وہ

---

1. . . اللہ والوں کی باتیں، ۵/ ۱۳۱
2. . . روح البیان، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۰۶، ۵/ ۳۰۵

www.dawateislami.net

عِلمِ دِین کے باعِث عوام سے افضل ہوتے ہیں، غیرِ عالِم کے مقابلے میں عالِم کو عبادت کا ثواب بھی زیادہ ملتا ہے چنانچہ حضرت محمد بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مَروی ہے: عالِم کی دو(2) رکعت غیرِ عالِم کی ستّر (70) رَکعت سے افضل ہے۔[1] لہٰذا دعوتِ اسلامی کے تمام وابَستگان بلکہ ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے کہ وہ عُلَمائے اہلسنّت سے ہر گز نہ ٹکرائیں، ان کے ادب و احترام میں کوتاہی نہ کریں، علمائے اہلسنّت کی تحقیر سے قطعاً گُریز کریں۔ بِلا اجازتِ شَرعی ان کے کردار اور عمل پر تنقید کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام نہ کریں۔

حضرت سیِّدُنا ابوالحفص کبیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جس نے کسی عالِم کی غیبت کی تو قِیامت کے روز اس کے چہرے پر لکھا ہو گا **"یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت سے مایوس (Disappointed) ہے۔"**[2] حضرت سیِّدُنا ابوذرّ غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے: عالِم زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل و حُجَّت ہے تو جس نے عالِم میں عیب نِکالا وہ ہلاک ہو گیا۔[3]

## علما کی بے ادبی کی مثالیں

آج کل بعض لوگ بات بات پر عُلَمائے کِرام کے بارے میں توہین آمیز کلمات بک دیا کرتے ہیں، مثلاً کہتے ہیں: بھئی ذرا بچ کر رہنا "عَلّامہ صاحِب" ہیں۔ عُلَماء لالچی ہوتے ہیں، ہم سے جَلتے ہیں۔ ہماری وجہ سے اب ان کا کوئی بھاؤ نہیں پوچھتا، چھوڑو چھوڑو یہ تو مولوی ہے۔ (معاذاللہ عالموں کو بعض لوگ حقارت سے کہہ دیتے ہیں) یہ مُلّا لوگ۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں علمائے کرام کا ادب و احترام نصیب فرمائے اور اُن کی بے ادبی کی آفت سے ہمیں بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1…کنز العمال، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/۸۷، حدیث: ۲۸۷۸۲

2…مکاشفۃ القلوب، الباب العشرون فی بیان الغیبۃ والنمیمۃ، ص ۷۱

3…کنز العمال، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۱۰/۷۷، حدیث: ۲۸۶۶۹

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!      صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## قرآنِ کریم کا ادب و احترام

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آیئے اب قرآنِ کریم کے ادب و احترام کے بارے میں کچھ مدنی پھول سُنتے ہیں، اگرچہ اس گئے گُزرے دور میں بھی مسلمانوں کے دل میں قرآنِ کریم کا بہت زیادہ ادب واحترام ہے، مگر یاد رہے کہ صرف دل کے اندر ہی قرآنِ کریم کا ادب ہونا کافی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ ظاہری آداب کا بجالانا بھی ضروری ہے۔ بدقسمتی سے علمِ دین سے دُوری (Distance) کے باعث لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد اُن ظاہری آداب کا خیال رکھنے سے نہ صرف محروم ہے بلکہ ناواقف بھی ہے۔ حالانکہ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں چاہئے کہ قرآنِ کریم کے آداب سیکھیں اور اُن کا لازمی خیال رکھیں تاکہ اس عظیم کتاب کی معمولی سی بھی بے ادبی نہ ہونے پائے، یاد رکھیں! باادب لوگ دُنیا و آخرت میں کامیاب ہی کامیاب ہیں، کیا خبر ادب کی وجہ سے ہماری بگڑی بن جائے۔ جیسا کہ

## قرآن کریم کے ادب کی برکت

دلیلُ العارفین میں ہے: ایک فاسِق نوجوان تھا، جس کی بُرائیوں کی وجہ سے مسلمان اس سے نفرت کیا کرتے تھے اور اسے بہُت منع کرتے لیکن وہ ایک نہ سُنتا۔ اَلْغرض جب اس کا اِنتقال ہو گیا تو کسی نے اِسے خواب میں دیکھا کہ سر پر تاج (Crown) رکھے فِرشتوں کے ہمراہ جنّت میں جارہا ہے، اِس سے پوچھا کہ تُو تو بدکار تھا، یہ دولت کہاں سے نصیب ہوئی؟ جواب دیا: دنیا میں مجھ سے ایک نیکی ہوئی وہ یہ کہ جہاں کہیں قرآنِ پاک پر میری نگاہ پڑتی، کھڑے ہوکر تعظیم کی نظر سے اسے دیکھتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کی بدولت بخش دیا اور یہ دَرَجہ عِنایت فرمایا۔[1]

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اپنے دلوں میں قرآنِ مجید کی عظمت پیدا کیجیے اور خوب خوب

---

1 . . . دلیل العارفین از ہشت بہشت، مجلس ۵، ص ۹۲ بتغیر قلیل

www.dawateislami.net

اس کا ادب واحترام بجالائیے، ہو سکتا ہے کہ یہی عمل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بار گاہ میں قبول ہو جائے اور ہماری مغفرت کا سبب بن جائے۔ آیئے اب قرآنِ کریم اور تلاوتِ قرآنِ کریم کے کچھ آداب سُنتے ہیں:

❀ قرآنِ کریم کا سب سے بڑا ادب جو ہر مسلمان پر انتہائی واجب ہے وہ یہ کہ طہارت و پاکی کے بغیر (Without cleanliness & purity) اسے ہر گز ہر گز نہ چُھوئے۔ ❀ اگر وُضُو نہ ہو تو قرآنِ عظیم چُھونے کے لئے وُضو کرنا فرض ہے۔[1] ❀ بے وُضو (Without ablution) (شخص) کو قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کا چُھونا حرام ہے۔ بے چُھوئے زبانی یا دیکھ کر پڑھے تو کوئی حَرَج نہیں۔ ❀ جس کو نہانے کی ضرورت ہو (یعنی جس پر غسل فرض ہو) اس کو مسجد جانا، طواف کرنا، قرآنِ مجید چُھونا اگرچِہ اس کا سادہ حاشِیہ یا جِلد یا چَولی چُھوئے یا بے چُھوئے دیکھ کر یا زَبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چُھونا یا پہننا جیسے مُقَطَّعَات (وہ حروف جن کے ظاہری معنٰی سمجھ ہی نہیں آتے جیسے الٓمّٓ، حٰمٓ وغیرہ) کی انگوٹھی حرام ہے۔[2] ❀ جب بھی قرآنِ کریم چُھونے یا اس کی تلاوت کرنے کی سعادت حاصل ہو انتہائی ادب و تعظیم کے ساتھ چُومے اور سِینے سے لگا کر برکت حاصل کرے، امیرُ المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روزانہ صبح قرآنِ کریم کو چُومتے تھے اور فرماتے: یہ میرے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کا عہد اور اس کی کتاب ہے۔[3] ❀ مستحب یہ ہے کہ باوُضُو، قِبلہ رُو، اچّھے کپڑے پہن کر تلاوت کرے۔[4] ❀ تلاوتِ قرآن کیلئے مسواک وغیرہ کے ذریعے اچھی طرح منہ صاف کرے جیسا کہ حضرت سَیِّدُنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: بے شک تمہارے مُنہ قرآنِ کریم کیلئے راستے ہیں (یعنی تلاوتِ قرآن کا ذریعہ ہیں) اِنہیں مسواک کے ذریعے پاکیزہ کرلیا کرو۔ ❀ تلاوت کے شروع

---

1...نور الایضاح، کتاب الطہارۃ، فصل فی اوصاف الوضو، ص ۵۹، مفہوما وملتقطا

2...بہارِ شریعت، حصّہ ۲، ۱/۳۲۶

3...ردالمحتار علی الدر المختار ج ۹ ص ۶۳۴، بتغیر قلیل

4...بہارِ شریعت، حصہ ۱، ۱/۵۵۰

www.dawateislami.net

میں اَعوذُ پڑھنا مُستَحَب ہے اور ابتدائے سُورت میں بِسمِ اللہ سنّت، ورنہ مُستَحَب۔[1] ❀لیٹ کر قرآن پڑھنے میں حرج نہیں جبکہ پاؤں سمٹے ہوں اور منہ کُھلا ہو، یوہیں چلنے اور کام کرنے کی حالت میں بھی تلاوت جائز ہے، جبکہ دل نہ بٹے، ورنہ مکروہ ہے۔[2] ❀ غسل خانے اور نَجاست کی جگہوں میں قرآنِ کریم پڑھنا، ناجائز ہے۔[3] ❀قرآنِ کریم کے آداب میں یہ بھی ہے کہ اس کی طرف پیٹھ نہ کی جائے، نہ پاؤں پھیلائے جائیں، نہ پاؤں کو اس سے اونچا کریں، نہ یہ کہ خود اونچی جگہ پر ہو اور قرآنِ کریم نیچے ہو۔[4] ❀قرآنِ کریم کو جُزدان و غِلاف میں رکھنا ادب ہے۔ ❀صَحابہ و تابِعین رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن کے زمانے سے اس پر مسلمانوں کا عمل ہے۔ ❀کسی نے محض خیر و بَرَکت کیلئے اپنے مکان میں قرآنِ کریم رکھ چھوڑا ہے اور تلاوت نہیں کرتا تو گناہ نہیں بلکہ اس کی یہ نیّت باعثِ ثواب ہے۔[5] ❀ہو سکے تو روزانہ اسکی زیارت سے برکت حاصل کیا کرے کہ اس کی زیارت بھی عبادت ہے۔ جیسا کہ نبیِ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: عبادت کا جو حصہ تمہاری آنکھوں کیلئے ہے وہ آنکھوں کو دیا کرو۔ صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: آنکھوں کا عبادت میں سے کیا حصہ ہے؟ فرمایا: قرآنِ کریم میں نظر کرنا، اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائب سے عبرت حاصل کرنا۔[6]

میں ادب قرآن کا ہر حال میں کرتا رہوں
ہر گھڑی اے میرے مولیٰ تجھ سے میں ڈرتا رہوں

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

---

1... بہارِ شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۵۰
2... صراط الجنان، ۱/ ۲۸
3... غنیة المستملی، ص ۴۹۶
4... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۹۶
5... بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۹۵
6... شعب الایمان، باب فی تعظیم القرآن، فصل فی قراءة من المصحف، ۲/ ۴۰۸، حدیث: ۲۲۲۲

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کل بدقسمتی سے دِینی کتابوں اور مقدّس تحریروں کے ادب کا جذبہ کم ہوتا جارہا ہے، مثال کے طور پر کئی گھروں، دفاتر وغیرہ میں اخبار بیچنے والا روزانہ اخبار دے کر جاتا ہے اوراُس کے دینے کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ یا تو وہ دروازے کے نیچے سے اندر کی طرف پھینکے گا یادروزاے کے اُوپر سے پھینکے گا، اُس نادان کو اتنی سمجھ بُوجھ اور عقل نہیں کہ چند پیسوں کی خاطر میں روزانہ کتنی بڑی بے ادبی کرتا ہوں، کیونکہ اخبارات میں آیاتِ قرانی، احادِیثِ مبارکہ، بزرگانِ دِین کے اقوال اور کئی جگہ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ و رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نام لکھے ہوتے ہیں، **اے کاش! اِس اخبار فروش تک بھی "مقدّس تحریروں کے ادب "** والی **نیکی کی دعوت** پہنچ جائے۔ اِسی طرح یوٹیلٹی بِلز دینے والے بھی شایداِسی انداز سے بِل(Bill) پھینک کر جاتے ہوں گے۔ کسی بِل پر نام عبدالقیوم لکھا ہوگا تو کسی پر محمد بلال وغیرہ، کئی کمپنیاں بھی اپنی کسی چیز(Item) کی مشہوری کے لیے اِسی انداز سے اُس چیز کا تعارف پہنچاتے ہیں کہ اس دوران نہ جانے کیسی کیسی بے ادبیاں ہوتی ہوں گی۔

اس بے ادبی سے خود بھی بچنے اور دوسروں کو بھی بچانے کیلئے گھر کے مین گیٹ پر لکڑی یالوہے کا ایک بکس(Box) بناکر لگادیا جائے اور اس پر یہ لکھ بھی دیا جائے کہ **"اخبار اور یوٹیلٹی بلز وغیرہ اس میں ڈالیں"** اس طرح اخبار فروش اور بلز دینے والے مقدّس تحریر کی بے ادبی سے بچ سکتے ہیں اور آپ کو بھی نیکی کی دعوت دینے کا ثواب ملے گا۔

**علمِ دِین سے دُوری** اور دولتِ ادب کی معلومات نہ ہونے کی شاید وجہ یہ ہے کہ ہم نے نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرنا اور بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہم اجمعین کے نقشِ قدم پر چلنا چھوڑ دیا ہے، آج بھی اگر ہم اچھی صحبت اپنائیں اور اپنے بزرگوں کے کِردار و فرامین پر مضبوطی سے عمل کریں تو یقیناً ایک بار پھر ہمارا معاشرہ **آدابِ دِین** کا گہوارہ بن سکتا ہے۔ اللہ والوں کے نزدیک آداب کس قدر اہم اور ضروری ہیں، **آیئے!** اس بارے میں پہلے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے طرزِ عمل کے بارے

www.dawateislami.net

میں سُنتے ہیں اور اس کے بعد بزرگوں کے فرامین بھی سُنیں گے:

## کتابوں کا ادب

زم زم نگر حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ 8 شَوَّالُ الْمُکَرَّم 1427 بمطابق یکم اکتوبر 2006 بروز بدھ اشراق و چاشت کے نوافل کی ادائیگی کے بعد امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی نظر ایک دِینی کتاب پر پڑی جس پر کسی نے "وائٹو" (whito، لفظ مٹانے والا قلم) رکھ دیا تھا، آپ نے بڑھ کر قلم اُس کتاب سے ہٹاتے ہوئے اس طرح ارشاد فرمایا: دِینی کتاب پر کسی چیز کا رکھنا ادب کے خلاف ہے، اس کا خیال رکھنا سعادت مندی ہے ورنہ جو اس طرف توجہ نہیں دیتا ہے، اس کی بے احتیاطیاں بڑھ جاتی ہیں۔ پھر فرمانے لگے دعوتِ اسلامی کے قیام سے پہلے کی بات ہے کم و بیش 27 سال قبل میں ایک صاحب سے ملاقات کیلئے پہنچا دورانِ گفتگو انہوں نے ہاتھ میں لی ہوئی احادیثِ مبارکہ کی مشہور کتاب مشکوۃ شریف کو اس طرح اُوپر سے میز (Table) پر ڈالا کہ اچھی خاصی **"دھمک"** (Sound) پیدا ہوئی، مجھے اس بات کا اس قدر صدمہ ہوا کہ آج کافی عرصہ گزر جانے کے باوُجود بھی جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو اس **"دھمک"** کا صدمہ محسوس ہوتا ہے۔[1] اسی طرح ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ ۱۴۲۰ھ میں مجھے **چل مدینہ** یعنی امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ہمراہ حج کی سعادت حاصل ہوئی، ایک روز مکہ مکرمہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعْظِیْمًا میں جہاں ہمارا قِیام تھا، بعدِ اشراق و چاشت امیر اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اچانک اُٹھے اور سامنے رکھی ایک دِینی کتاب جس پر برابر رکھی چادر کا کونا ڈھلک آیا تھا اُسے ہٹایا اور کتاب اُٹھا کر آنکھوں سے لگائی، سر پر رکھی اور چُوم کر ادب سے اُسی جگہ واپس رکھ دی۔ شرکائے قافلہ امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ادب و عملی ترغیب کے اس دلنشین انداز سے بے حد متأثر

---

1 . . . تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۴، ص ۳۴

www.dawateislami.net

ہوئے اور نیت کی آئندہ ہم بھی دِینی کتابوں کے آداب کا خیال رکھیں گے۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مدنی کاموں میں سے ایک مدنی کام "چوک درس"

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنّتوں پر عمل کا جذبہ پانے اور خود کو فرائض وواجبات، سُنَن و مُسْتَحبّات کا پابند اور **ادب و تعظیم کا پیکر** بنانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیے اور 12 مدنی کاموں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصّہ لیجئے۔ 12 مدنی کاموں میں سے روزانہ کا ایک مدنی کام **"چوک درس"** بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ چوک دَرس مُسلمانوں کو بُرائیوں سے بچانے، بے نمازیوں کو نمازی بنانے، مسجدوں سے دُور رہنے والوں کو مسجدوں کی حاضری کا شرف دِلانے، نیکیوں میں رَغْبت بڑھانے، نمازوں کی پابندی کا ذِہْن بنانے کے ساتھ ساتھ عِلْمِ دِیْن کی بہت سی باتیں سیکھنے سکھانے کا ذَرِیْعہ ہے اور لوگوں تک عِلْمِ دِیْن کی باتیں پہنچانا، اَجْر وثَواب کا کام ہے۔ چنانچہ

**فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: جو شخص میری اُمَّت تک کوئی اسلامی بات پہنچائے، تاکہ اس سے سُنَّت قائم کی جائے یا اُس سے بد مذہبی دُور کی جائے تو وہ جنَّتی ہے۔[2] اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ان مدنی کاموں کی برکت سے بے شمار لوگ گناہوں بھری زندگی سے توبہ کرکے راہِ سُنّت پر گامزن ہوگئے، آیئے ترغیب کیلئے ایک **مدنی بہار** سنتے ہیں۔ چنانچہ

## چوک درس کی بَرَکت سے سُدھر گیا

لائنز ایریا (بابُ المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بیان دیا، میں اپنے گھر کی چھت پر کھڑا تھا کہ میری نظر گلی میں کھڑے دعوتِ اسلامی کے ایک باعمامہ اسلامی بھائی پر پڑی جو اکیلا ہی چوک

---

1... تذکرہ امیر اہلسنت، قسط ۴/ ۳۵

2... حلیۃ الاولیاء، ۱۰/ ۴۵، حدیث: ۱۴۴۶۶

www.dawateislami.net

درس دے رہا تھا، ایک بھی اسلامی بھائی درس سننے کیلئے نہیں رُکا تھا، میں یوں تو دِین سے عملی طور پر اس قدر دُور تھا کہ سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جاتا تھا مگر نہ جانے کیوں ان کو تنہا درس دیتا دیکھ کر مجھے ترس آ گیا سوچا کہ چلو بے چارے کے ساتھ کوئی نہیں تو میں ہی جا کر شریک ہو جاتا ہوں چُنانچِہ میں چوک درس میں شریک ہو گیا، میرا چوک درس میں شریک ہونا میری اِصلاح کا سبب بن گیا اور میں مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گیا یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنے یہاں مَدَنی اِنعامات کا عَلاقائی ذِمّے دار ہوں، ایک دن تو وہ تھا کہ میں سبز عمامے والوں کو دیکھ کر بھاگ جایا کرتا تھا اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج وہ دن ہے کہ خود میرے سر پر سبز سبز عمامے شریف کا تاج جگمگا رہا ہے۔

تمہیں لطف آ جائے گا زندگی کا
قریب آ کے دیکھو ذرا مدنی ماحول
نبی کی مَحَبَّت میں رونے کا انداز
چلے آؤ سکھلائے گا مدنی ماحول

(وسائلِ بخشش، ص ۶۴۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## مساجد کا ادب

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آج کل بد قسمتی سے جہاں برگزیدہ ہستیوں، مُقدّس چیزوں اور بابرکت مَقامات کے ادب و احترام کی طرف سے ہماری توجہ کم ہو گئی ہے، وہیں مسجد کے ادب و تقدّس میں بھی بہت کمی آ چکی ہے حالانکہ مسجد کے معاملے میں ہر مسلمان کو یہ بات پیشِ نظر رکھنی چاہئے کہ مسجد بادشاہِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کا دربار ہے، لہٰذا مسجد کا ادب و احترام دُنیا کے بڑے سے بڑے بادشاہ کے دربار سے بھی زیادہ ہونا چاہئے، مگر بد قسمتی سے آج کل مسجدوں میں دُنیوی باتیں کرنا عام ہوتا جا رہا ہے، افسوس! علمِ دِین سے دُوری اور فکرِ آخرت سے محرومی کے باعث مسجد میں بیٹھ کر انتہائی بے باکی اور غیر سنجیدگی سے نہ

www.dawateislami.net

صرف دُنیوی باتیں کی جاتی ہیں بلکہ جانے انجانے میں بہت سارے ایسے کام کئے جاتے ہیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہیں، حالانکہ مسجد کے آداب کو نظر انداز کر دینا اور ذِکر و اذکار وغیرہ نیک کاموں کے بجائے اس کی بے حُرمتی کرنا یا اس میں بیٹھ کر دُنیوی باتیں کرنا دُنیا و آخرت کی بربادی، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کے فضل و کرم سے محرومی کا سبب ہے۔ جیسا کہ

## مساجد میں دنیاوی باتیں ہوں گی

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ کی 16 ویں جلد میں ایک روایت نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: روایت میں آتا ہے کہ ایک مسجد اپنے رَبّ عَزَّوَجَلَّ کے حُضُور شکایت کرنے چلی کہ لوگ مجھ میں دُنیا کی باتیں کرتے ہیں، ملائکہ اسے آتے ہوئے ملے اور بولے: ہم انہیں ہلاک کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔[1]

اسی طرح نبیوں کے سُلطان، سردارِ دوجہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مساجد کے اندر لوگوں کی باتیں اپنے دُنیاوی معاملات کے بارے میں ہوں گی، تم ایسوں کی صحبت میں نہ بیٹھنا کیونکہ ایسے لوگوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو کوئی ضرورت نہیں۔[2] مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں: **یعنی اللہ** (عَزَّوَجَلَّ) ان پر کرم نہ کرے گا، ورنہ رَبّ عَزَّوَجَلَّ کو کسی بندے کی ضرورت نہیں، وہ ضرورتوں سے پاک ہے۔[3]

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** سُنا آپ نے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے والے کتنے بدنصیب ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوسروں کو ان کی ہم نشینی و صحبت اختیار کرنے سے منع فرمادیا

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، ۱۶ / ۳۱۲ بتغیر قلیل

2 ... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/۸۶، حدیث: ۲۹۶۲

3 ... مِراٰۃ المناجیح، ۱/۴۵۷

www.dawateislami.net

۔یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابر و بزرگانِ دِین رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن خود بھی آدابِ مسجد کا بہت زیادہ خیال رکھا کرتے تھے اور دوسروں کی بھی اس بارے میں مدنی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ جیسا کہ

## مسجد میں آواز بلند کرنے والوں کی مدنی تربیت

ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ادبِ مسجد سے مُتَعَلِّق دو آدمیوں کی مدنی تربیت فرمائی۔ چنانچہ حضرت سَیِّدُنا سائب بن یزید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا کہ کسی نے مجھے کنکری (Small stone) ماری، میں نے دیکھا تو وہ امیرُ المؤمنین حضرت سَیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے۔ آپ نے (بلند آواز سے باتیں کرنے والے دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) مجھ سے فرمایا کہ جاؤ اور ان دونوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ میں ان دونوں کو لے کر حاضرِ خدمت ہو گیا۔ امیرُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان سے پوچھا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے عرض کی: ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ اَمِیْرُ الْمُؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر تم دونوں مدینے کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں سزا دیتا۔ تم لوگ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مسجد میں بلند آواز سے گفتگو کر رہے ہو۔[1]

مشہور مفسّرِ قرآن، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ وہ حضرات دنیوی باتیں اُونچی آواز سے کر رہے تھے، ورنہ مسجد میں درس، تدریس، ذکرُ اللہ (اور) نعت شریف وغیرہ بلند آواز سے کر سکتے ہیں، جب کہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔[2]

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہمیں چاہئے کہ ہم نہ صرف مسجد کے اندر دنیاوی باتوں سے بلکہ اُن تمام کاموں سے بھی بچیں جو آدابِ مسجد کے خلاف ہوں، یاد رکھئے! مسجد کے اندر دوڑنے، زور زور سے

---

1...بخاری، کتاب الصلوٰۃ، باب رفع الصوت فی المساجد، ۱/۱۷۸، حدیث: ۴۷۰

2...مراۃ المناجیح، ۱/۴۵۶

www.dawateislami.net

چھینکنے، کھانسنے یاڈکارنے، بِلاضرورت جماہی لینے اور اس کی آواز بلند کرنے نیز بغیر نیتِ اِعتکاف کھانے، پینے سونے وغیرہ سے مسجد کا تقدُّس پامال ہوتا ہے بلکہ ان میں سے بعض کام ناجائز و حرام بھی ہیں۔

**آیئے!** مسجد کے ادب و احترام کا جذبہ پیدا کرنے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 568 صفحات پر مشتمل کتاب **"ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت"** سے مسجد کے 12 آداب سُنتے ہیں۔

## مسجد کے چند آداب

1. بہت سی مساجد میں دستور ہے کہ ماہِ رمضان مُبارَک میں لوگ نمازیوں کے لیے افطاری بھیجتے ہیں۔ وہ بِلانیتِ اعتکاف وہیں بے تکلُّف کھاتے پیتے اور فرش خراب کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔
2. وضو کرنے کے بعد اعضائے وضو سے ایک چھینٹ (بھی) پانی کی فرشِ مسجد پر نہ گِرے۔
3. مسجد میں اگر چھینک آئے تو کوشش کرو کہ آہستہ آواز نکلے، اسی طرح کھانسی (میں بھی)۔ (حدیث میں ہے) اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ الْعَطْسَةَ الشَّدِيْدَةَ فِى الْمَسْجِدِ (یعنی) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مسجد میں زور کی چھینک کو ناپسند فرماتے۔[1]
4. مسجد میں دُنیا کی کوئی بات نہ کی جائے۔ ہاں! اگر کوئی دِینی بات کسی سے کہنا ہو تو قریب جا کر آہستہ سے کہنا چاہیے نہ یہ کہ ایک صاحب مسجد میں کھڑے ہوئے، راہگیر سے جو سڑک پر کھڑا ہوا ہے، چِلّا کر باتیں کر رہے ہیں یا کوئی باہر سے پُکار رہا ہے اور یہ اس کا جواب بلند آواز سے دے رہے ہیں۔

**صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

## اوراقِ مقدسہ کا تحفظ

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ادب و آداب کا صرف درس

---

1 ... شعب الایمان، باب فی تشمیت العاطس، فصل فی خفض الصوت بالعطاس، ۷/ ۳۲، حدیث ۹۳۵۶

www.dawateislami.net

ہی نہیں دیا جاتا بلکہ اس کیلئے عملی طور پر جدّ و جہد بھی کی جاتی ہے، جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ دعوتِ اسلامی جہاں سُنّتوں کی خدمت کے کم و بیش 104 شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے ،وہیں اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک باقاعدہ شعبہ **"مجلسِ تحفُّظِ اَوراقِ مُقَدَّسہ"** بھی ہے۔ اس مجلس کا بنیادی مقصد مقدس اوراق کا تحفظ کرنا اور لوگوں کو ان کی پامالی اور بے ادبی سے بچانا ہے۔ اسی عظیم جذبے کے تحت مجلس تَحَفُّظِ اَوراقِ مُقَدَّسہ کے اسلامی بھائی مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں (مثلاً علماء، ائمہ، مسجد کمیٹیاں، تاجر، دُکاندار وغیرہ) کے تعاون سے مختلف مقامات پر اَوراقِ مُقَدَّسہ کے تَحَفُّظ کیلئے بکس (Box) یا بوریوں وغیرہ کی ترکیب بناتے ہیں اور مجلس کے دیئے ہوئے شرعی و تنظیمی اُصولوں کے مُطابق اَوراقِ مُقَدَّسہ کو دفن، ٹھنڈا یا محفوظ کرنے کا بھرپور انتظام کرتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! اسی مجلس کے تحت پاکستان کے تقریباً 150 سے زائد شہروں میں مختلف مقامات پر کم و بیش 27000 (ستائیس ہزار) باکس (Box) لگائے جاچکے ہیں اور اب تک اوراقِ مقدسہ کے تقریباً 2 لاکھ سے زائد تھیلے محفوظ کئے جا چکے ہیں۔

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے اور مجھ سے بھی سرزد نہ کبھی بے ادبی ہو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** ہم نے سُنا کہ ❀ جو لوگ قابلِ ادب چیزوں اور ہستیوں کا ادب و احترام کرتے ہیں، اُن کے نصیب اچھے ہوتے ہیں ❀ اور وہ ادب کی برکت سے دُنیا و آخرت کی سعادتیں پانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں ❀ ادب کی وجہ سے بسا اوقات بے ایمان کو ایمان کی دولت نصیب ہوتی ہے جیسا کہ جادوگروں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا معمولی سا ادب کیا تو اُنہیں ایمان کی دولت نصیب ہوئی ❀ ادب کی وجہ سے کبھی گناہ گار کو توبہ اور نیکی کی توفیق ملتی ہے ❀ تو کسی کو ولایت کا درجہ نصیب ہو جاتا ہے، ہمارے بُزرگانِ دِین نامِ خدا کا، اللہ عَزَّوَجَلَّ والوں کا، مساجد کا اور قرآن کا خود بھی بے حد ادب کرتے اور دُوسروں کی بھی اس معاملے میں مدنی تربیت فرمایا کرتے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ

www.dawateislami.net

اِن بزرگوں کے طرزِ عمل کا اور اِن کی تعلیمات کا صدقہ ہمیں بھی عطا فرمائے اور ہمیں بااَدب بانصیب بنائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور چند سُنّتیں اور آداب بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ مُصْطَفٰے جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنّت کا جو آئینہ دار ہے بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

# انگوٹھی کے مدنی پھول

آیئے! انگوٹھی پہننے کے چند مدنی پھول سنتے ہیں: ❁ مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننا **حرام** ہے سلطانِ دو جہان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے مَنع فرمایا۔[2] ❁ (نابالغ) لڑکے کو سونے چاندی کا زیور پہنانا **حرام** ہے اور جس نے پہنایا وہ گنہگار ہو گا۔[3] ❁ لوہے کی انگوٹھی جہنمیوں کا زیور ہے۔[4] ❁ مرد کیلئے وہی انگوٹھی جائز ہے جو مردوں کی انگوٹھی کی طرح ہو یعنی صِرف ایک نگینے کی ہو اور اگر اُس میں (ایک سے زیادہ یا) کئی نگینے ہوں تو اگرچِہ وہ چاندی ہی کی ہو، مرد کے لیے **ناجائز** ہے۔[5] ❁ بِغیر نگینے کی انگوٹھی پہننا **ناجائز** ہے کہ یہ انگوٹھی نہیں چھلّا ہے۔

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ دو کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ

---

1. . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/ ۹۷، حدیث: ۱۷۵
2. . . . صَحیح بُخاری ج ۴ ص ۶۷ حدیث ۵۸۶۳
3. . . . بہارِ شریعت ج ۳ ص ۴۲۸، دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۹۸
4. . . . ترمذی ج ۳ ص ۳۰۵ حدیث ۱۷۹۲
5. . . . رَدُّالْمُحتار ج ۹ ص ۵۹۷

www.dawateislami.net

16(312صفحات) نیز 120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**" ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور اس کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پروردگار سنّتوں کی تربِیَت کے قافلے میں بار بار

**دعوتِ اسلامی کے ھفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6**

**دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں**

## ﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ**

**الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ**

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔ (1)

## ﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

**اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ**

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس

---

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

www.dawateislami.net

کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[1]

## ﴿3﴾ رَحْمت کے ستّر دروازے: صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحْمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[2]

## ﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلَاةً دَآئِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللهِ**

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللهِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[3]

## ﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ**

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[4]

## ﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ**

شافِعِ اُمَم صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

---

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ٦٥

2...القول البدیع، الباب الثانی، ص ٢٧٧

3...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ١٤٩

4...القول البدیع، الباب الاول، ص ١٢٥

www.dawateislami.net

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

## ﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

## ﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

**فرمانِ مُصْطَفٰے** صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

**لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم**

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ عَزَّ وَجَلَّ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

**صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد**

(**ہفتہ وار اجتماع کے اعلانات** 14 محرم الحرام 1439ھ 5 اکتوبر 2017)

**فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا، **فیضانِ مدنی مذاکرہ** جاری رہے گا

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** آج جمعرات ہے، آنے والے ہفتے یعنی **7 اکتوبر کو بھی** بعد نمازِ عشاء تقریباً **08:30pm** ہفتہ وار **مدنی مذاکرے** کا آغاز تلاوتِ قرآنِ پاک اور نعتِ رسولِ پاک سے ہو گا اور وقتِ مناسب پر شیخِ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ

---

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابن عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

www.dawateislami.net

اَلْعَالِیَہ سوالات کے جوابات عنایت فرمائیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ "تمام عاشقانِ رسول اپنے ڈویژن وعلاقے اور شخصیات کے گھروں میں ہونے والے اجتماعی مدنی مذاکرے میں خود بھی اوّل تا آخر شرکت کی سعادت حاصل کریں اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی اِس کی دعوت دے کر، ترغیب دِلا کر ساتھ لانے کی کوشش فرمائیں"۔

**امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا رسالہ "**میٹھے بول**" مکتبۃُ المدینہ سے شائع ہوا ہے، اس رسالے میں کیا ہے؟ سنئے! عاشقانِ رسول کے میٹھے بول کی برکات (*) مغفرت کی بشارت (*) حُوریں پانے کا عمل (*) 80 برس کے گناہ معاف کروانے کا مدنی نُسخہ (*) عِیادت کرنے کا عظیم الشّان ثواب (*) زبان کی بے احتیاطی کی آفتیں (*) گھر میں آنے جانے کے 12 مدنی پھول اور اس کے علاوہ مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے "**امیرِ اہلسنّت** کا رسالہ "**میٹھے بول**" کا خود بھی مطالعہ کیجئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب اور نیکی کی دعوت عام کرنے کی نیت سے گھر گھر، دکان دکان یہ رسالہ تقسیم بھی کیجئے۔ جیبی سائز (06) روپے بڑا سائز (11) روپے

الحمدللہ عزّوجل! مجلس تراجم کی طرف سے اس رسالے کا (04) زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے "جن میں عربی، انگلش، اور بنگالی شامل ہیں۔ یہ رسالہ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) سے ڈاؤن لوڈ اور پرنٹ آؤٹ بھی کیا جا سکتا ھے۔

رسالہ "(**مقدّس تحریرات کے بارے میں سوال جواب**) اس رسالے کے مطالعے سے آپ جان سکیں گے: (*) سڑکوں پر بکھرے ہوئے کاغذات کا کیا حکم ہے؟ (*) مقدس اوراق کو ٹھنڈا اور دفن کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ جیبی سائز (06) بڑا سائز (11) روپے

رسالہ "(**آدابِ دین**)" اس رسالے میں آپ پڑھ سکیں گے: (*) مدینۃ المنورہ میں حاضری کے آداب کے بارے میں قیمتی مدنی پھول (*) دینِ اسلام سے وابستہ ہر شعبے کے آداب کے سُنہری اُصول (20) روپے۔

**آج کے ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں "گُمراهی" کے موضوع پر سیکھنے سکھانے کا سلسلہ ہو گا اور "نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دُعا" یاد کروائی جائے گی"۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

## ﴿2﴾... گُمراہی

## گمراہی کیا ہے؟

ضروریاتِ مذہَبِ اہلسنت میں سے کسی بات کا اِنکار کرنا "**گمراہی**" ہے۔[1]

## ضروریاتِ مذہبِ اہلسنت کسے کہتے ہیں؟

**مذہبِ اہلسنت کی ضروریات** کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا مذہبِ اہلسنت سے ہونا سب **عوام** وخواصِ اہلسنت کو مَعْلُوم ہو جیسے عذابِ قَبْر، اَعْمال کا وَزْن۔[2]

## گمراہیت کی چند مثالیں

(۱): عذابِ قَبْر کا اِنکار کرنا[3] (۲): تقدیر کا اِنکار کرنا[4] (۳): کَرامَاتِ اَوْلِیاء کا اِنکار کرنا[5] (۴): حضرت سیِّدنا عَلِیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو شَیْخَیْنِ کَرِیْمَیْن (یعنی حضرت سیِّدنا ابوبَکْر صِدِّیْق اور حضرت سیِّدنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) سے اَفْضَل کہنا۔[6] (۵): یزید کے فاسِق وفاجِر ہونے سے اِنکار کرنا[7] وغیرہ

## "گمراہی وبدمذہبی" کے متعلق احکام

**(۱):** عقیدے کی خرابی عمل کی خرابی سے کہیں زیادہ بُری ہے۔[8] **(۲):** اس لئے بدمذہب اگرچہ کیسا ہی

---

1... فتاویٰ شارحِ بخاری، کتاب العقائد، باب الفاظ الکفر، ۲/۴۸۲، ماخوذًا.
2... نزہۃ القاری، کتاب الایمان، ۱/۲۹۴.
3... نزہۃ القاری، کتاب الایمان، ۱/۲۹۴.
4... فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۵۸۵.
5... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۶۸۳.
6... بہارِ شریعت، حصہ اوّل، امامت کا بیان، ۱/۲۴۶.
7... فتاویٰ رضویہ، ۱۴/۵۹۲، ملخصًا.
8... فتاویٰ رضویہ، ۱۹/۳۹۶، ملخصًا.

www.dawateislami.net

نمازی ہو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سُنّی بے نمازی سے کئی درجے زیادہ بُرا ہے۔[1] **(۳): بدمذہب** و گمراہ سے قرآن وحدیث کا عِلْم حاصِل کرنا بھی جائز نہیں۔[2] مُسْلِم شریف کی روایت ہے: "اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَأْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ بے شک یہ عِلْم تمہارا دین ہے تو تم غور کر لو کہ اپنا دین کس سے حاصِل کر رہے ہو۔"[3] **(۴): بدمذہب** کی تعظیم حرام ہے[4] اور شرعاً (اس کی) توہین واجب (ہے)۔[5] **(۵): (بدمذہب کی غیبت شرعاً غیبت نہیں بلکہ) بدمذہب** کی بُرائیاں بَیان کرنے کا خود شرعاً حکم ہے۔[6]

## آیتِ مُبارَکہ

| | |
|---|---|
| وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ (پ۷، الانعام: ۶۸) | ترجمۂ کنزالایمان: اور جو کہیں تجھے شیطان بُھلاوے تو یاد آئے پر ظالموں کے پاس نہ بیٹھ۔ |

اس آیت میں "**ظالموں**" سے مراد گمراہ و بدمذہب، فاسِق اور کافِر لوگ ہیں۔ ان سب سے ساتھ بیٹھنا ممنوع ہے۔[7]

## حدیثشریف

سیِّدِ عالَم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عِبْرَت نِشان ہے: "مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ

---

1 ...فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۰۹، بتغیر قلیل.
2 ...فتاویٰ فیض رسول، ۱/۴۴.
3 ...مسلم، مقدمہ، باب بیان ان الاسناد من الدین... الخ، ص ۱۴.
4 ...فتاویٰ رضویہ، ۱۱/۳۹۶.
5 ...فتاویٰ رضویہ، ۶/۳۹۸.
6 ...فتاویٰ رضویہ، ۶/۶۰۲.
7 ...تفسیرات احمدیہ، الانعام، تحت الآیۃ: ۶۸، ص ۳۶۳.

www.dawateislami.net

عَلٰی ھَدْمِ الْاِسْلَامِ جس نے کسی بدمذہب کی تعظیم وتوقیر (Respect) کی اس نے اِسْلَام کے ڈھانے میں مدد کی۔"[1]

## گمراهی میں پڑنے کے 4 اسباب

**(۱): گمراہ اور بدمذہبوں کے ساتھ دوستی اور میل جول رکھنا۔ (۲): خاص طور پر ان کی مذہبی تقریبات میں شرکت کرنا یا T.V اور Internet کے ذریعے ان کی گفتگو و تقریر (Speech) سننا:** کہ گمراہ شخص اپنی تقریر میں قرآن وحدیث کی وضاحت کرنے کی آڑ میں ضرور کچھ باتیں اپنی بدمذہبی کی بھی مِلا دیا کرتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ وہ باتیں تقریر سننے والے کے ذِہن میں بیٹھ جاتی ہیں اور وہ خود بھی گمراہ ہو جاتا ہے۔ **(۳): اسی طرح ان کی کِتابیں پڑھنا۔ (۴): بغیر عِلْم کے دِینی مَسَائِل میں بَحْث کرنا** وغیرہ۔

## گمراهی سے محفوظ رهنے کے لئے

❁ **بدمذہب اور کسی بھی طرح کا گمراہ کن نظریہ رکھنے والے شخص سے ہمیشہ دُور،** رہئے، ان کے ساتھ دوستی، میل جول، ان کی گفتگو اور تقریر سننے سے بچتے رہئے کہ حدیث شریف میں ہے: "اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ ان (یعنی بدمذہبوں) سے دُور رہو اور انہیں اپنے سے دُور کرو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔"[2] ❁ **اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان** عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھئے۔** ❁ **صِرْف اور صِرْف مستند عُلَمائے اہلسنت کی کِتَابیں پڑھئے اور انہیں کی تقاریر سنئے۔** ❁ **دِینی مسائل میں بَحْث کرنے سے گُریز کیجئے** کہ یہ

---

1 ...مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/ ۵۶، حدیث: ۱۸۹.

2 ...مسلم، مقدمة، باب النهی عن الروایة...الخ، ص ۱۳، حدیث: ۷.

www.dawateislami.net

عوام کا نہیں بلکہ ماہِرِ فن عُلَماء کا کام ہے۔

## ہفتہ وار اجتماع کے مدنی حلقوں میں یاد کروائی جانے والی دعا

**دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے مدنی حلقوں میں اس بار جَدْوَل کے مُطابِق "**نیند سے بیدار ہونے کے بعد کی دُعا**" یاد کروائی جائے گی، دعا یہ ہے:

**اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَحْیَانَا بَعْدَ مَآ اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ**

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں موت (نیند) کے بعد حَیات (بیداری) عطا فرمائی اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔[1]

**اختتام پر مدنی انعامات کے رِسالے سے فکرِ مدینہ کروائی جائے۔**

---

1 ...بخاری، کتاب الدعوات، باب وضع الید الیمنی تحت الخد الایمن، ص۱۵۶۰، الحدیث: ۶۳۱۴.

www.dawateislami.net